نمبر ٹیلیفون

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ احسان۔ آج سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ آج حضور نے بعد نماز مغرب تا عشاء کی مجلس میں قادیان کی ترقی اور باشندوں کی صحت کے متعلق نہائت اہم تجاویز بیان فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو رہے ہیں صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

آج بعد نماز فجر بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک کے زیر اہتمام جناب منشی محمد الدین صاحب کھاریاں والے نے ذکر حبیب پر تقریر فرمائی۔

جلد ۳۴ | ۲۹ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش | ۲۸ رجب ۱۳۶۵ھ | ۲۹ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۵۱

جماعت احمدیہ کو ہوشیار اور گردوپیش کے حالات سے واقف رہنے کی ضرورت

(از ایڈیٹر)

۲۶ جون کی مجلس علم و عرفان میں اور آج (۲۸ جون) کے خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ملک میں فتنہ و فساد کے خطرات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جماعت احمدیہ کو خاص طور پر دعاؤں سے کام لینے اور ہر پہلو سے ہوشیار رہنے کی تاکید فرمائی ہے روز بروز تبدیل ہونے والے حالات اور مختلف اقوام کی آپس کی کشمکش اور منافرت میں اضافہ ہوتے رہنے کا تقاضا یہی ہے کہ جماعت احمدیہ کا ایک ایک فرد گردوپیش کے حالات سے پوری پوری واقفیت رکھے اور ان کے متعلق مفصل اطلاع مرکز میں حضور کی خدمت میں دیتا رہے۔

اس وقت سارے ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اور جس طرح فتنہ و فساد کو بڑھانے اور ملک کے امن کو برباد کرنے کے متعلق تیاریاں کی جارہی ہیں۔ ان سے قطع نظر پنجاب میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اور جس کا ذکر غیر مسلم اخبارات میں آرہا ہے۔ وہ بھی فکر اور توجہ پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔

وزارتی سکیم کے خلاف اپنے جوش و خروش کا اظہار کرتے ہوئے سکھ لیڈر نہائت اشتعال انگیز تقریریں کر رہے ہیں۔ اور موقعہ ملنے پر قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لینے کا کھلم کھلا اعلان کر رہے ہیں۔ تازہ خبر یہ ہے کہ شرومنی اکالی دل کے صدر سردار لابھ سنگھ نے دس ہزار والنٹیروں کی بھرتی اور پچاس لاکھ روپیہ کی اپیل کی ہے۔ اور یہ اعلان کیا ہے کہ اس تحریک کے لئے اپنے آپ کو والنٹیر پیش کرنے والے سکھ اپنے حلف نامے خون سے بھر کر تصدیق اکالی دل کے دفتر میں بھیج دیں۔

ظاہر ہے کہ والنٹیروں کی یہ تعداد حکومت برطانیہ کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ پھر خون سے رنگ کر حلف نامے طلب کرنے کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ قانون شکنی کر کے ملک کے امن کو تہ و بالا کر دیا جائے۔

ہندوؤں نے ان سے بھی وسیع پیمانہ پر اسی قسم کی تیاریاں شروع کر رکھی ہیں پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے آئندہ پانچ سال کے لئے پانچ لاکھ والنٹیر بھرتی کرنے کا پروگرام تجویز کیا ہے۔ اور اس کا نام آریہ ویر دل رکھا ہے۔ اور اس کا انچارج ایک با اثر آریہ "شری سوامی" کو بنایا گیا ہے۔ اور تحریک کی جارہی ہے۔ کہ "اگر ہر ایک آریہ سماج ایک صد آریہ ویروں کی ذمہ داری اپنے اوپر لے۔ تو اس سال ایک لاکھ آریہ ویر آسانی سے بھرتی ہو سکتے ہیں"۔ نیز کہا جا رہا ہے۔ کہ اس کے لئے آریہ نوجوانوں میں بے حد جوش ہے۔ آریہ سماج جس قدر والنٹیر چاہے لے سکتی ہے۔ باقی رہا روپیہ ہندوؤں میں روپیہ کی کیا کمی ہے چنانچہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہمارے پاس ایک لاکھ روپیہ نقد اور پچاس ہزار کے وعدے ہیں۔ اس وجہ سے کام شروع کرنے میں کسی قسم کی مشکل پیش نہیں آسکتی۔

اس کے مقابلہ میں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں بیداری کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ بلکہ ہر طرف خاموشی اور غفلت چھائی ہوئی ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف تنے ہوئے ہیں مگر جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک زندہ جماعت ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اسے ایسا راہنما اور رہبر عطا کر رکھا ہے۔ جو ہر مشکل موقعہ پر نہائت کامیاب راہ نمائی فرماتا۔ اور خدا تعالےٰ کی بخشی ہوئی توفیق سے جماعت کو آگے ہی آگے بڑھانے لئے جا رہا ہے اس موقعہ پر بھی آپ نے جماعت کی ہدایت کے لئے ایک خطبہ ارشاد فرمایا ہے۔ جو انشاء اللہ عنقریب چھپ کر احباب جماعت کے پاس پہونچ جائیگا۔ احباب کو نہائت غور و فکر کے ساتھ اس کے ایک ایک لفظ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس میں جو کچھ فرمایا گیا ہے۔ اس پر پوری طرح عمل شروع کر دینا چاہیئے۔ تاکہ خدانخواستہ اگر کوئی ایسا وقت آہی جائے۔ جب ملک کا امن برباد ہونے لگے۔ تو جماعت احمدیہ نہ صرف ہر پہلو سے اپنی حفاظت کر سکے۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی محافظ بن سکے۔

امریکہ جانیوالے واقفین زندگی کے اعزاز میں دعوت

قادیان ۲۸ جون۔ کل شام کے ۶ بجے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور آئرن میٹل ورکس کی طرف سے مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی (انجنیئرنگ) اور مکرم مرزا منور احمد صاحب فاضل واقفین زندگی جو عنقریب امریکہ تشریف لے جا رہے ہیں کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ مکرم محبوب الٰہی صاحب نے آئرن میٹل ورکس کی طرف سے اور جناب ڈاکٹر عبد الاحد صاحب نے انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے ایڈریس پیش کئے۔ جن کا جواب دیتے ہوئے واقفین نے اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے اور حضرت مسیح موعود کے منشاء کو صحیح طور پر پورا کرنے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد حضور نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں فرمایا واقفین کو چاہیئے کہ علم کے جس شعبے کی تحصیل کے لئے کوشش کریں۔ اس میں وہ سب دنیا کے عالموں سے سبقت لے جائیں۔ اور وہ اس علم میں authorities ہوں

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر قادیان سے شائع کیا
ایڈیٹر۔ غلام نبی

نائیجیریا میں احمدی مجاہد ہی عیسائیت کا کامیاب مقابلہ کر رہے ہیں

عیسائی عیسائیت سے متنفر ہو کر احمدیت کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں

نائیجیریا کے احمدیوں میں قابل تعریف بیداری

مکرم محترم قریشی محمد افضل صاحب اپنے خط مورخہ ۹ رجون میں جو بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہوا ہے تحریر فرماتے ہیں:-

(۱) اس علاقہ کے علماء عیسائیت کے اثر سے اس قدر دبے پڑے ہیں۔ کہ ان کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آسکتی۔ کہ عیسائی مشنریوں اور ان کی تبلیغی کوششوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ میں یہاں کے بڑے بڑے علماء سے ملا ہوں اور باتوں باتوں میں انہیں توجہ دلائی ہے۔ کہ دیکھو عیسائی لوگ باوجود سچائی نہ رکھنے کے اپنے مذہب کے پھیلانے میں کس قدر سرگرداں ہیں۔ لیکن آپ لوگ جو اپنے آپ کو عمائدین اسلام خیال کرتے ہیں۔ آپ نے کبھی اشاعت اسلام کی کوشش نہیں کی۔ لیکن وہ اپنی پست ہمتی اور مایوسی کے عالم میں جواب دیتے ہیں۔ کہ خدا کی قدرت ہے۔ جب خدا چاہے گا خود بخود لوگوں کو ہدایت ہو جائیگی۔ اور بدستور اپنے ورد وظیفہ میں مشغول ہیں۔ اس طرف توجہ بھی نہیں کرتے کہ ان کے سینکڑوں بھائی بند کس گمراہی کے گڑھے میں جا رہے ہیں۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یونہی تو نہیں فرمایا۔ کہ ایک زمانہ مسلمانوں پر ایسا آئیگا۔ کہ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء یعنی اس وقت کے علماء کی حالت سب سے بدتر ہوگی۔

اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ مسیح موعود کے دم سے کافر مرینگے۔ اور یہ کہ مسیح موعود و مہدی معہود کا دم اس کی نظر کی حد تک اثر کریگا۔ کتنی واضح پیشگوئی ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے موجودہ زمانہ کے متعلق فرمائی ہے۔ لیکن یہ مایوس مادہ پرست مسلمان ہر بات کو ظاہری پیمانہ سے ناپنے کے عادی ہیں۔ کوئی ان سے دریافت کرے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو سب انبیاء کے سردار ہیں۔ ان کے دم سے تو کوئی کافر جسمانی لحاظ سے نہ مرا۔ کیا مسیح موعودؑ کی شان آپؐ سے بڑھ کر ہوگی۔ ہاں جس روحانی تلوار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کفر اور شرک کو دنیا سے نابود کیا۔ اور توحید قائم کی۔ وہی روحانی تلوار اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی ہے۔ اور حدِ نظر سے مراد حضور ؑ کی کتب کی اشاعت اور احمدی مبلغوں کا دنیا میں پھیل جانا ہے۔ سو اب یہ ذمہ داری احمدی نوجوانوں پر عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد دنیا کے چاروں اطراف میں پھیل جائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدِ نظر کو وسیع تر کرتے چلے جائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی زمانہ کے متعلق فرمایا۔ کہ لا یبقی من القرآن الا رسمہ یعنی قرآن ظاہری طور پر تو دنیا میں موجود ہوگا۔ لیکن جس غرض کے لئے اللہ تعالےٰ نے اسے نازل فرمایا ہے۔ اس کی طرف کسی کو توجہ نہ ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی خبر دی۔ کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل او رجال من ھؤلاء۔ یعنی جب حقیقی ایمان اس دنیا سے اٹھ چکا ہوگا۔ تو ایک فارسی الاصل یا ایک سے زیادہ فارسی الاصل جوانمرد اس کو دوبارہ دنیا پر قائم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ خدا کی حکمت ہے۔ حدیث میں رجل اور رجال دونوں لفظ موجود ہیں۔ اور رجال کے لفظ میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کے متعلق پیشگوئی بھی مضمر ہے۔

بڑے پادری صاحب کی خاموشی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ روحانی تلوار ایسی باطل شکن ہے۔ کہ حضور کے ادنیٰ ادنیٰ خدام بھی اس کے ذریعہ کامیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی ایمپائر ڈے کے موقعہ پر کانو میں ایک جشن منایا گیا۔ جس میں علاقہ کے بڑے بڑے انگریز افسر اور چیف وغیرہ شامل ہوئے۔ میں بھی اس موقعہ پر اشاعت اسلام کی خاطر ٹریکٹ انگریزی قبر مسیح لے کر گیا۔ امریکن مشن کے بڑے پادری سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اس کو ایک پمفلٹ دیا اور کہا کہ مجھے بہت خوشی ہوگی۔ اگر آپ عیسائیت کے متعلق کچھ معلومات بیان کریں۔ میں اپنی مسجد میں آپ کے لیکچر کا انتظام کرا دوں گا۔ اور امید ہے کہ آپ کو بھی کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اگر میں آپ کے چرچ میں جا کر اسلام کے متعلق لیکچر دوں۔ جس کا جواب سوائے خاموشی کے وہ کچھ نہ دے سکا۔ اور ٹریکٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے روانہ ہو گیا۔

ایک عقلمند کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی نشان کافی ہے کہ ایک تو وہ زمانہ تھا کہ عیسائی بازاروں میں للکار للکار کر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق اعتراض کیا کرتے تھے اور کسی مسلمان کو ان کے جواب دینے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آج وہی عیسائی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ادنیٰ ترین غلام ان کے بڑے پادری کو مقابلہ کی دعوت دیتا ہے لیکن اسے ہمت نہیں پڑتی۔

پادریوں اور انگریزوں کو تبلیغ

میں عام طور پر یہاں بڑے بڑے پادریوں یا دوسرے انگریز افسروں سے ملاقات کر کے پیغام احمدیت پہنچانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس سے ایک تو خود ہمارے اپنے لوگوں کی ہمت بڑھتی ہے۔ دوسرے عام مسلمانوں پر بھی بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ تو ان سفید لوگوں کو اپنے سے علیحدہ ایک بالا مخلوق تصور کرتے ہیں۔ ایک موقعہ پر جبکہ میں اپنا راشن کارڈ بنوانے کے لئے سرکاری دفاتر کی طرف گیا۔ ایک احمدی دوست نے جو مجسٹریٹ کے دفتر میں ملازم ہیں۔ کہا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کی ملاقات مجسٹریٹ صاحب سے کرا دوں۔ مجھے اور کیا چاہیئے تھا۔ میں ان انگریز مجسٹریٹ صاحب سے ملا۔ ان کو لٹریچر دیا۔ اور دفتر میں ہی ان کو عیسائیت اور اسلام کے متعلق چند اہم مسائل بتائے۔ اسی طرح اتفاقاً ایک فرانسیسی تاجر سے ملاقات ہوئی۔ اس نے کہا کہ جب آپ چاہیں۔ میرے مکان پر تشریف لا کر اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔

عیسائیت سے بیزاری

یہ بات اب بالکل واضح ہے کہ تمام پڑھے لکھے اور سمجھدار عیسائی در حقیقت عیسائیت سے بیزار ہیں۔ عادتاً اس سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اور اس بات کے متلاشی ہیں۔ کہ ان کو وہ سچا اور صحیح راستہ حاصل ہو جائے جس پر چل کر وہ اطمینان کی زندگی حاصل کر سکیں۔ اس لئے جیسے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کانو میں ایک مبلغ اسلام آیا ہے وہ احمدیہ دار التبلیغ میں تشریف لاتے ہیں۔ اور ہر دفعہ مزید دوستوں کو اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور میں خود بھی جب مجھے موقعہ ملتا ہے۔ باہر تبلیغ کے لئے نکلتا ہوں۔ اور ہر دفعہ نئے آدمیوں سے واقفیت پیدا ہوتی ہے۔

غیر احمدیوں میں تبلیغ

مسلمان طبقہ بھی تبلیغ احمدیت سے محروم نہیں ہے۔ ایک موقعہ پر یہاں مسلم لاء کالج میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اس کالج میں طلباء کو اعلیٰ معیار پر تعلیم دی جاتی ہے۔ کہ یہاں سے فارغ ہو کر وہ قاضی یا مفتی بن سکیں۔ یہاں سے فارغ التحصیل طلباء کو ان علاقوں کے چیف اپنے ہاں ملازم رکھتے ہیں۔ اگرچہ اس کالج میں صرف مالکی فقہ پڑھائی جاتی ہے۔ لیکن طریقہ تعلیم بہت اچھا ہے۔ تاریخ اور جغرافیہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ ذریعہ تعلیم عربی ہے۔ تمام اساتذہ عربی میں لیکچر دیتے ہیں۔ اس کالج کے لئے دو پروفیسر سوڈان سے حاصل کئے ہیں۔ کافی عرصہ تک ان سے تبلیغی گفتگو کا موقعہ ملا۔ انہوں نے تمام کالج اور لائبریری دکھائی۔ باتوں باتوں میں انہوں نے سوڈانی مہدی کا ذکر کیا۔ کہ وہ بھی اسی قریب کے زمانہ میں ہوا ہے۔ میں نے کہا تم یہ غور کرو۔ کہ کسوف وخسوف والا نشان کس کے عہد میں ہوا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہاں وہ تو اس کسوف وخسوف والے نشان سے پہلے ہی مارا جا چکا تھا۔ غرضیکہ اچھی طرح تبلیغ کا موقعہ ملا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھنے کا وعدہ کیا۔

ایک موقعہ پر ایک مسلمان نوجوان سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ عربی جانتا تھا میں نے اسے عربی کا ایک ٹریکٹ دیا۔ اس نے احمدیہ دار التبلیغ آنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ وعدہ کے مطابق دار التبلیغ میں آیا اور تھوڑی سی گفتگو کے بعد بیعت فارم پُر کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ میں نے اسے حضرت مسیح موعود ؑ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی دی اور ابھی دی ہے۔ تاکہ وہ پورے طور پر اطمینان کے بعد سلسلہ میں داخل ہو۔ اور وہ مطالعہ میں مصروف ہے۔

احمدیوں میں بیداری

مقامی جماعت میں بھی کافی بیداری ہو رہی ہے۔ ہر ایک نے شوق سے چندے کا وعدہ لکھوایا ہے۔ ابھی دنوں جماعت احمدیہ کانو نے تین پونڈ احمدیہ لائبریری کی کتابوں کے لئے حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کی خدمت میں ارسال کئے ہیں۔ مدرسہ میں طلباء کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ غیر احمدی طلباء بھی کثرت سے ہمارے مدرسہ میں داخل ہو رہے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

۲۷ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش مطابق ۲۷ جون ۱۹۴۶ء

کیا آپ محدث ہیں؟

آج کی مجلس میں حضور نے فرمایا۔
ایک دوست نے سوال کیا ہے کہ آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے فضل عمر۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس امت میں اگر محدث ہوتا تو عمر ہوتا۔ کیا آپ کے متعلق بھی سمجھا جائے کہ آپ محدث ہیں۔

فرمایا۔ دنیا میں افراط و تفریط دونوں چلتی ہیں۔ بعض تو کہتے ہیں۔ کہ ہم آپ کو نبی سمجھتے ہیں۔ گویا نبی بنانا خدا تعالےٰ کی بجائے ان کا کام ہے۔ اور بعض اس قسم کے سوال کرتے ہیں۔ مجھے اس سوال پر تعجب آیا۔ کہ جب محدث اسے کہتے ہیں۔ جس سے خدا تعالےٰ باتیں کرے۔ اور مجھ سے خدا تعالےٰ وقتاً فوقتاً جو باتیں کرتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے کلام کے طور پر بیسیوں دفعہ شائع ہو چکی ہیں۔ پھر اس سوال کے کیا معنے۔ اس کے لئے دلائل کی تو ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ کا کلام کرنا اصل چیز ہے۔ اور اس کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔ اور میں کہہ سکتا ہوں۔ جس قسم کا سلوک خدا تعالےٰ نے مجھ سے کیا۔ اور جو مرتبہ خدا تعالےٰ نے مجھے دیا۔ جس قدر غیب کی خبریں مجھے بتائیں۔ اور جس قدر باتیں مجھ سے کیں۔ وہ سینکڑوں محدثین کی نسبت بھی زیادہ ہیں۔ اور ان کی نسبت بہت بڑا کام خدا تعالےٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

"خدا تعالےٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷)

اسی طرح میں کہتا ہوں خدا تعالےٰ نے مجھ پر جس قدر کلام نازل کیا۔ اور جس قدر مجھ سے باتیں کیں۔ وہ سینکڑوں محدثوں کی باتوں سے زیادہ ہیں۔ اور جو کام میرے سپرد کیا۔ وہ ان کے کام کی نسبت بہت بڑا ہے۔ باقی اس کے اعلان کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کہ اس کے متعلق تقریریں کی جائیں۔ اور کہا جائے کہ میں محدث ہوں۔ پہلے جو محدثین گزرے ہیں۔ ان میں سے کونسے ایسے ہیں جن کی اس قسم کی مثال ملتی ہو۔ کہ خدا تعالےٰ نے اتنی بڑی بڑی خبریں جو مجھے بتائیں ان کو بتائیں۔ مثلاً مسٹر ہارلین کے متعلق خبر اور مارشل سٹالن کے متعلق رویا، یہ جس طرح بتایا گیا تھا اسی طرح پورا ہوا۔

تازہ رویا

اس کے بعد حضور نے ایک رویا سنایا جس میں حضور کو دکھایا گیا۔ کہ آپ اٹلی تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں جماعت کا کوئی آدمی قید ہے۔ مگر قید ایسی ہے جیسے شہزادوں کی ہوتی ہے۔ حضور کے ساتھ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس بھی ہیں۔ وہاں کے لوگوں کے دلوں میں حضور کی ایسی عظمت ڈالی گئی۔ کہ وہ قیدی سے ملنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتے۔ حضور قیدی سے ملتے۔ اور دریافت فرماتے ہیں۔ کہ حکومت آپ سے کس قسم کی باتیں معلوم کرنا چاہتی ہے۔ وہاں حضور سے پوپ بھی ملا۔ جو یہ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ کہ مبلغ یا قیدی نے کیا راز بتائے ہیں۔ آگے غیر مبایعین کا بھی ذکر آتا ہے۔ یہ رویا مفصل انشاء اللہ جلد شائع کی جائیگی۔

قبلہ کی طرف پاؤں کرنا

حضور کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا۔ کہ کیا قبلہ کیطرف مجبوری سے پاؤں کرنا بھی منع ہے۔ بعض لوگ اسے کفر قرار دیتے ہیں۔

فرمایا۔ قبلہ کیطرف پاؤں کرنا کفر تو نہیں البتہ ادب کے خلاف ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب وغیرہ کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر آگے دیوار نہ ہو۔ تو ادھر مونہہ کر کے نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر دوسری جگہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ آپ کو ایسا کرتے دیکھا گیا۔ اس کی یہی تشریح کی گئی ہے کہ سامنے دیوار تھی۔ قبلہ کیطرف پاؤں نہ کرنا ادب کا طریق ہے۔ باپ کی طرف پاؤں کرنا کفر نہیں۔ لیکن اگر کوئی کریگا۔ تو بد تہذیب کہلائیگا۔ آخر مومن کو ضرورت کیا ہے۔ کہ بد تہذیب بنے۔ پھر مجھے اس میں بھی کوئی مجبوری نظر نہیں آتی کہ قبلہ کیطرف پاؤں کرنے پڑیں۔

"الفضل" کے ایک مضمون کے متعلق ارشاد

فرمایا۔ آج میں نے مولوی ابراہیم صاحب مبلغ اٹلی کا ایک عجیب مضمون "الفضل" میں دیکھا۔ لکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے۔ پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچتی ہے کہ ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے۔ جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں۔ اور پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کے خوق العادت کمالات پر اطلاع ہو۔ یہ بات ماننی پڑتی ہے، کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے بلکہ ایسی زبان ہے، جو خدا تعالےٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی۔ اور کسی انسان کی ایجاد نہیں اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے الہامی زبان صرف عربی ہے۔ یہ ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونے کے لئے صرف زبان عربی ہی مناسبت رکھتی ہے۔ اور چونکہ یہ دلیل قرآن نے ہی بتلائی۔ اور قرآن نے ہی دعوے کیا۔ اور عربی زبان میں کوئی دوسری کتاب مدعی بھی نہیں۔ اس لئے بداہت قرآن کا منجانب اللہ ہونا اور سب کتابوں پر مہیمن ہونا ماننا پڑا۔

یہ خلاصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دلیل کا پیش کیا ہے جو اچھا خلاصہ ہے۔ آگے عربی زبان کے دوسری زبانوں کی ماں ہونے کے ثبوت میں مثالیں دی ہیں۔ اور زبانوں کا آپس میں اشتراک بتایا ہے۔ مگر معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ان میں اشتراک کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً مثال دی ہے۔ بلی۔ گربہ۔ اس میں اشتراک کیا ہے۔ یہ ہے ہمارے مبلغ کا استدلال عربی کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق۔ اول تو زبانوں کے پیشکردہ الفاظ ایک دوسرے سے ملتے نہیں۔ اور اگر بعض الفاظ ملتے ہوں۔ تو یہ تو معلوم ہوگیا کہ ان زبانوں میں اشتراک ہے۔ لیکن یہ کس طرح معلوم ہوا کہ فلاں زبان ماں ہے۔ اور فلاں بیٹی۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق ایک کتاب لکھی تھی۔ اور اس میں یہی دلیل پیش کی تھی۔ جو مولوی ابراہیم صاحب نے پیش کی ہے، حالانکہ زبانوں کے اشتراک سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ بلکہ یہ ایک تمسخر بن جاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو عظیم الشان بات بیان فرمائی ہے۔ اس سے تمسخر ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ذکر کرنے کے بعد کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے دلائل بیان فرمائے ہیں کہ عربی زبان سب سے ابتدائی زبان ہے۔ اور دوسری زبانیں بعد کی ہیں۔

اس مضمون میں ایک اور بھی مضحکہ خیز غلطی کی گئی ہے۔ جو خواجہ صاحب نے بھی کی تھی یعنی الفاظ کے اشتراک کی بعض ایسی مثالیں پیش کی ہیں۔ کہ جو بنائے ہوئے الفاظ ہیں اور بعد کے ہیں۔ اور ہر زبان میں ایسے الفاظ ضرورت کے مطابق داخل کرلئے جاتے ہیں۔ مثلاً قمیص کا لفظ ہے، یہ عربی میں دوسری زبان سے لیا گیا ہے۔ ایسے الفاظ سے زبانوں کا اشتراک ثابت کرنا اور پھر یہ استدلال کرنا کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے فضول بات ہے ہر قسم کے الفاظ زبانیں ایک دوسری سے مستعار لے لیتی ہیں۔ اور یہ بعد کی ایجادوں کے نام ہوتے ہیں۔ مثلاً ٹیلیگراف انگریزی لفظ ہے جب عربی میں اسے استعمال کیا گیا تو تلغراف بنالیا گیا۔ ایسے الفاظ سے نہ کوئی زبان ماں ثابت ہوتی ہے نہ بیٹی۔ بلکہ اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے، کہ جس زبان کا کوئی لفظ ہوگا۔ اسکے بولنے والوں نے وہ ایجاد کی۔ پس یہ بھی غلط طریق ہے۔ جو انہوں نے اختیار کیا۔ حضرت مسیح موعود

امریکہ میں ریل گاڑیوں کی صرف تین دن کی ہڑتال

امریکہ میں سٹرائیک کے متعلق مغربی عقل کی کمزوری کا اعتراف

حال ہی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہندوستان میں ہونے والی ریلوے ہڑتال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"سٹرائیک اس زمانہ کی ایک ایسی ایجاد ہے۔ جو بعض دفعہ سارے ملک کے نظام کو توڑ ڈالتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مغربیت کی عقل کی کمزوری ہے۔ کہ وہ اس کی مضرت کو جاننے کے باوجود قانونی طور پر اسے ایک جائز چیز قرار دیتی ہے۔ حالانکہ اس سے بہت سے ناکردہ گناہ خواہ مخواہ تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔"

حضور کے اس ارشاد کے لفظ لفظ کی تصدیق اس مکتوب سے ہوتی ہے۔ جو الفضل کے خاص نامہ نگار مکرم چوہدری خلیل احمدؐ صاحب ناصر نے شکاگو (امریکہ) سے بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال کیا ہے۔ اور جس میں صرف تین دن کی ریلوے ہڑتال کے کسی قدر حالات۔ اور اثرات قلمبند کئے ہیں۔ نیز اس سے یہ بھی واضح ہے۔ کہ اس ہڑتال نے اس بارے میں مغربیت کی عقل کی کمزوری واضح کر دی ہے۔ اور امریکہ میں سٹرائیک کو خلاف قانون قرار دینے کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔ مذکورہ بالا مکتوب حسب ذیل ہے:۔ (ایڈیٹر)

(۱)

اس وقت ساری دنیا ہی مصائب و مشکلات میں سے گذر رہی ہے۔ دوسری عالمگیر جنگ نے جو مصائب ڈھائے وہ سب کے سامنے ہیں۔ لیکن خدا کی قہری تجلی دنیا کو معبود حقیقی کی طرف متوجہ کرنا چاہتی ہے اس لئے جنگ کے بعد بھی قحط بیماریوں اور معاشی مشکلات کا سلسلہ جاری ہے۔ امریکہ نے جنگ کے دوران میں اس قدر تکالیف نہیں اٹھائیں جتنی کہ دنیا کے بعض دوسرے ممالک نے۔ مگر جنگ کے بعد امریکہ بھی اپنی قسم کی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اس سے پہلے کوئلے کی کانوں کے مزدوروں کی ہڑتال پر امریکہ کی کاروباری زندگی کے مفلوج ہونے کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ مگر اس کے بعد ۲۳ر مئی سے ۲۵ر مئی تک صرف تین دن کے لئے ریل گاڑیوں کی سٹرائیک نے پہلے سے بھی زیادہ حالات کو ابتر بنا دیا۔ اور اگر حکومت وقت پر اقدام نہ کرتی تو شاید بہت زیادہ نقصان ہوتا۔ مگر ان تین دنوں کے حالات بھی قابل مشاہدہ و مطالعہ ہیں۔

(۲)

کہنے کو تو اس میں صرف کوئی ڈھائی لاکھ انجن ڈرائیوروں اور ٹرینمین نے ہی حصہ لیا۔ مگر اس سے سارے ملک کی حرکت یک قلم بری طرح متاثر ہوئی۔ ۲۳ر مئی کو ۴ بجے شام ہڑتال شروع ہوئی۔ پہلے دن کے حالات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ جبکہ مختلف اطراف کو جانے والے مسافر اسٹیشنوں پر حیران و پریشان ہزاروں کی تعداد میں کھڑے تھے۔ ان میں سے اکثر یہ سوچ رہے تھے۔ کہ وہ اب رات کہاں گذاریں گے۔ کیونکہ ہوٹل میں آج کل کی تنگی کے دنوں میں جگہ پہلے سے ریزرو کرانی پڑتی ہے۔ اور پہلے سے بھرے ہوئے ہوٹلوں میں ہزاروں مزید آدمیوں کا سمانا مشکل امر تھا۔ خاکسار کو شکاگو کے حالات کا علم حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ شکاگو میں مضافات سے روزانہ اپنے کام کاج اور ملازمتوں پر آنے والے لوگوں کی تعداد دو لاکھ سے کم نہیں ہوتی۔ جو روزانہ ٹرین پر ہی آتے جاتے ہیں۔ ان میں سے جو کام پر آ چکے تھے۔ ان کے لئے گھروں کو واپس جانا مشکل تھا۔ اور جو ہڑتال کے شروع ہونے سے قبل گھروں کو پہنچ چکے تھے۔ ان کے لئے کام پر بقیہ دن حاضر ہونا ایک مرحلہ تھا۔ اس کے نتیجے میں ان تین دنوں تک سارے اہم دفاتر کا کام متاثر ہوا۔ شکاگو میں ہوٹلوں کا یہ حال تھا۔ کہ کھانے کے اور تفریح کے کمروں میں بھی مسافروں کو بستر بچھانے پڑے۔ ایک ہوٹل ڈریک نامی میں ہی دو ہزار مسافر تھے۔ تو سٹیونز میں چار ہزار۔ پامر ہاؤس میں تو چار ہزار سے بھی زائد تھے۔ یہی حال امریکہ کے تمام شہروں خصوصاً بڑے بڑے مقامات مثلاً نیویارک۔ واشنگٹن۔ پنسلوینا پٹس برگ۔ بوسٹن اور کلیولینڈ وغیرہ کا تھا۔

(۳)

مسافروں کی آمد و رفت کے بند ہونے کے علاوہ اس ہڑتال کا اثر امریکہ کی غذائی حالت پر بھی پڑا۔ یعنی دودھ۔ سبزیوں۔ گوشت اور پھلوں وغیرہ کا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا قطع ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ہر شہر میں غذا کے حصول کا سوال نہایت اہم ہو گیا۔ ڈاکخانوں نے تمام قسم کے پارسل لینے بند کر دیئے۔ اور خطوط کی ترسیل کے لئے بسوں اور ہوائی جہازوں کو حکومت نے قبضہ میں لیا خطوط کی آمد و رفت بحال رہ سکی۔ شکاگو میں آمد و رفت کے لئے زمین دوز ٹرین بھی استعمال ہوتی ہے۔ مگر عین ان دنوں سے شروع کر کے زمین دوز ٹرینوں نے بھی کرائے میں بیس فی صدی زیادتی کر دی۔ اس کے باوجود ان ٹرینوں کے ٹکٹ گھروں سے لیکر باہر سڑکوں پر دور دور تک اپنی باری پر ٹکٹ لینے والوں کی قطاریں ہی قطاریں نظر آتی تھیں۔ اور بعض دفعہ آدھ آدھ گھنٹہ اپنی باری پر ٹکٹ لینے کے لئے انتظار کرنا پڑتا تھا۔ خاکسار کو یونیورسٹی میں آنے جانے کے لئے ذاتی طور پر اس کا روزانہ تجربہ ہوتا رہا۔

(۴)

ابھی یہ ہڑتال شروع نہ ہوئی تھی۔ کہ اس وقت اخبارات یہ لکھ رہے تھے۔ کہ مزدور کا حق ہے کہ وہ اپنے حقوق منوانے کے لئے جب چاہے کام چھوڑ دے۔ مگر ہڑتال شروع ہونے کے دوسرے دن بعد ہی اخبار شکاگو ڈیلی نیوز نے اپنے ایڈیٹوریل کو اس عنوان سے شروع کیا۔ کہ "پبلک تحفظ کے خلاف یہ آخری ہڑتال ہونی چاہیئے۔" اور پریذیڈنٹ جمہوریہ امریکہ کو فوری اقدام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس فقرے پر ختم کیا کہ "کسی کو حق نہیں کہ وہ کسی وقت اور کسی جگہ بھی تحفظ عامہ کے خلاف ہڑتال کرے۔" (۲۴ر مئی ۱۹۴۶ء)

پریذیڈنٹ ٹرومین نے ۲۴ر مئی کی شام کو ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ "اس ہڑتال سے نہ صرف ہمارے ملک کی حالت ہی نازک ہو گئی ہے۔ بلکہ یورپ میں بھی حالات ابتر ہونے کا خدشہ ہے۔ تقریباً ایک لاکھ ٹن خوراک قحط زدہ علاقوں میں جانے کے لئے پڑی ہے۔ جو بندرگاہوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ اگر ایک ہفتہ یہی حالت رہی تو ساڑھے چار کروڑ قحط زدگان کی خوراک بالکل قطع ہو جائیگی"

ظاہر ہے کہ اس حربہ کو جسے اسلام نے ہمیشہ ناجائز قرار دیا ہے۔ اور جس کی حقیقت کو احمدیت نے صحیح طور پر ظاہر کیا ہے۔ اب حکومتوں نے بھی ناجائز سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ اور اب اس کے متعلق مستقل تدابیر سوچی جا رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا علم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں اسلام کے متعلق لکھی ہوئی عیسائی علماء کی کتب دیکھنے سے معلوم ہو گا۔ کہ انہوں نے ان کتب میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے متعلق نہایت فحش کلامی سے کام لیا ہے۔ آپؐ کو دلآزار گالیاں دی ہیں۔ اس قدر گند اچھالا ہے کہ پڑھ کر دل کو نہایت درجہ تکلیف ہوتی ہے۔

اس کی کیا وجہ تھی یہ کہ ان لوگوں کو علم تھا کہ مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ ان کی عزت و تکریم کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ جواباً ان کی شان کے خلاف ایک لفظ تک زبان سے نہیں نکال سکتے۔ اس طرح یہ لوگ بہت منہ پھٹ ہو گئے۔ مسلمانوں میں سے کسی کو اس کے علاج کے متعلق کوئی تجویز نہ سوجھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے خدا کی طرف سے عطا کردہ جوہر کو کام میں لاتے ہوئے ایسا مؤثر اور زبردست طریق اختیار کیا۔ کہ عیسائیوں کی زبانیں بند ہو گئیں۔ آپ نے عیسائیوں کے یسوع کا انہی کے عقائد اور مسلمات کے رو سے ایسا نقشہ کھینچا کہ عیسائیوں کو قدر عافیت معلوم ہو گئی۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے علم کلام اور انداز بیان کی بدولت ایسا جواب دیا کہ عیسائی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ اب عیسائیوں کا رویہ مختلف ہے۔ ان کے طور و اطوار بدل چکے ہیں۔ ان کا ایک اخبار "نور افشاں" نکلا کرتا تھا۔ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سخت توہین کی جاتی تھی۔ لیکن اب ان کے رسائل و کتب میں آپؐ کے متعلق

حضرت شیخ اللہ بخش صاحب امرتسری مرحوم

حضرت شیخ صاحب ۸۶ سال کی عمر میں بتاریخ ۱۸ جون ۱۹۴۶ء اپنے فرزند اکبر مرزا غلام حسین صاحب کلرک آف دی کورٹ امرتسر کے مکان واقعہ شریف پورہ میں فوت ہو گئے۔ مرحوم مغفور نے ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔

"جنگ مقدس" مباحثہ عبد اللہ آتھم میں آپ موجود تھے۔ آپ کو حضرت مرزا قطب الدین خانصاحب مسگر مرحوم امرتسری کے پاس نشست و برخاست کی وجہ سے احمدیت کی طرف توجہ ہوئی۔ آپ نہایت پاکباز، متقی، راست گو، اور انصاف پسند تھے۔ آپ کو جھوٹ، یاوہ گوئی، مبالغہ وغیرہ امور سے از حد نفرت تھی۔ خلاف شریعت اسلام باتوں سے بڑے زور سے منع کرتے۔ اور اگر کوئی باز نہ آتا تو ایسی مجلس سے فوراً اٹھ کر چلے جاتے۔ نماز پنجگانہ پابندی کے ساتھ ادا فرماتے اور جماعت کو ترجیح دیتے۔ خود امام نہ بنتے۔ نماز نہایت خشوع و خضوع سے ادا فرماتے۔ باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے نماز ہمیشہ کھڑے ہو کر ادا فرماتے سوائے بیماری کی حالت کے۔ نوافل اور تہجد کے پابند تھے۔ آخر دم تک تہجد گذار رہے۔

دعا: آپ کو یقین کامل تھا ہر ایک دینی اور دنیاوی معاملہ کے بارے میں دعا کرتے دعا میں اس قدر استقامت تھی۔ کئی کئی ماہ لگاتار مشغول رہتے۔ اور تھکنے کا نام نہ لیتے۔ مجھے جب بھی کوئی مشکل پیش آتی ان سے دعا کی درخواست کرتا۔ صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ تھی خفیہ طور پر غربا کی امداد فرماتے۔ چندہ ہمیشہ ہر سال پیشگی سارے سال کا یکمشت ادا کر دیتے۔ ہر ایک تحریک میں حصہ لیتے اپنے والدصاحب مرحوم میاں حاجی نبی بخش صاحب اور والدہ مرحومہ کی طرف سے بھی رقوم ادا کیا کرتے۔

ہر سال گرم کپڑے دھلا کر اور خوب صاف ستھرے کر کے قادیان کے ضعفا کے لئے بھیجا کرتے۔ عام طور پر اس خدمت کا بندہ کو موقع دیتے کہ قادیان جاؤں۔ اور حضرت میر صاحب مرحوم رضی اللہ تعالے عنہ کو دے آؤں۔

امرتسر میں نئی مسجد بنانے کے لئے احباب میں تحریک کی گئی۔ تو آپ نے کھڑے ہو کر زبردست مخالفت کی۔ اور کہا کہ آپ لوگ پہلی مسجد کو تو اچھی طرح آباد نہیں کرتے آپ کو خدا نیا گھر بے رونق بنانے کے لئے کس طرح دے گا۔ مگر اس میٹنگ سے اٹھتے ہی مجھے اپنے ہمراہ گھر لے گئے اور ہنس کر فرمایا کہ لو یہ میری طرف سے تعمیر مسجد کے لئے چندہ۔ اور یہ میرے والد مرحوم کی طرف سے اور یہ میری والدہ مرحومہ کی طرف سے ہے۔ گویا مجلس میں اظہار ناراضگی صرف اس وجہ سے تھا کہ پہلے جو مسجد آپ کو ملی ہوئی ہے اس کو آباد کرو پھر خدا تعالے آپ کو نئی مسجد عطا فرمائیگا کہ میرے بندوں کو اب میری عبادت کے لئے وسیع مسجد کی ضرورت ہے۔

آپ تنہائی پسند تھے۔ ایک الگ حصہ مکان میں گھر والوں سے علیحدہ رہائش تھی۔ زیادہ تر وقت تلاوت۔ نوافل اور عبادات میں گذارتے آخری عمر میں قادیان دارالامان میں ہجرت کر کے آگئے۔ زیادہ وقت مسجد مبارک میں یاد خدا میں گذارتے۔ آپ امرتسر کے پرانے مخلص احمدی بزرگوں میں سے تھے۔ آپ کی وفات جماعت مقامی کے لئے خاص صدمہ کا باعث ہے کہ ایسے نیک پاک دعا گو سے جماعت محروم ہو گئی۔

۱۹ جون کو نعش قادیان لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے نماز جنازہ پڑھانے کے بعد مرض اور وفات کے حالات دریافت فرمائے عرض کیا گیا کہ مشاورت کے ایام میں پوتی کی شادی کے سلسلہ میں امرتسر تشریف لے گئے تھے۔ بخار چڑھا نمونیہ کا حملہ ہوا پھر پلیورسی ہو گیا۔ ٹائیفائڈ نے آن دبایا۔ آخر فالج گرا اور وفات پا گئے حضور نے فرمایا کہ اب ان کے بعد امرتسر میں اور کون پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ خاکسار نے عرض کیا میاں اللہ بخش صاحب شانہ ساز ۱۸۹۳ء کے احمدی ہیں۔

قادیان کے ایک دوست نے عرض کیا کہ حضور شیخ اللہ بخش صاحب ۳۱۳ میں سے تھے کیونکہ

نقشہ بیعت اندرون ہند بابت مئی ۱۹۴۶ء

مئی ۱۹۴۶ء میں کل ۱۸۹ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ اپریل ۱۹۴۶ء میں نومبایعین کی تعداد ۱۹۳ تھی۔ اس مرتبہ ضلع گورداسپور حلقہ بنگال و حلقہ سندھ نے سابقہ مہینہ کی نسبت رفتار بیعت میں ترقی کی ہے۔ اس کے برعکس ضلع سیالکوٹ ریاست جموں کشمیر اور حلقہ یو۔ پی میں سابقہ مہینہ کے مقابلہ میں رفتار بیعت گر گئی ہے اپریل میں ان حلقہ جات کی بیعت علی الترتیب ۲۳۔ ۲۲۔ اور ۱۵ تھی۔ جو مئی میں ۱۴۔ ۱۳ اور ۵ رہ گئی ہے۔ ان حلقہ جات کو چاہیئے کہ خاص جدوجہد کر کے رفتار بیعت کو ترقی دیں۔

ہندوستان کی جماعتوں میں دس فیصدی جماعتوں میں ۸۷ بیعتیں ہوئی ہیں۔ دس فیصدی جماعتوں کا نقشہ بیعت درج ہے۔ اس نقشہ میں بعض جماعتوں کے نام کے سامنے متواتر کئی ماہ سے صفر آ رہا ہے۔ اب تو انہیں بھی توجہ کرنی چاہیے۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

اس میں دس فیصدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت
قادیان	۶	اٹھوال گورداسپور	x	کراچی	۲
لاہور	۳	موسی بنی مائنز	x	ونجواں گورداسپور	۱
کریام	x	کرٹاپل اڑیسہ	x	فیروزپور	x
دہلی	x	کھاریاں ضلع گورداسپور	۱	ساہانہ محمود پور	x
سیالکوٹ	۲	دھرم کوٹ بگہ گورداسپور	x	غوث گڑھ ماچھی والہ	x
حیدرآباد دکن	x	پراونشل بنگال	۲۳	بہاولپور	x
کلکتہ	۲	گنج مغلپورہ لاہور	x	کیولہ بخلہ	x
کیرنگ اڑیسہ	x	پاڑی پورچک امرج کشمیر	۱	کوئٹہ	x
ناستور کشمیر	x	رشی نگر کشمیر	x	چانگریاں مانگا سیالکوٹ	x
شکار گورداسپور	۶	داتہ زیدکا سیالکوٹ	x	مانگٹ اونچے	x
گٹھالیاں سیالکوٹ	x	دولمیال ضلع جہلم	x	عزیزپور ڈگری سیالکوٹ	x
ننگل کلاں گورداسپور	x	چک سکندر گجرات	x	چونڈہ سیالکوٹ	x
احمد سرگودھا	x	سروعہ ضلع ہوشیارپور	۱	لالہ موسیٰ گجرات	x
تلونڈی جھنگلاں		گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ	x	کہنہ پور کشمیر	x
ضلع گورداسپور	۶	سیدوالہ ضلع شیخوپورہ	x	محمد آباد اسٹیٹ سندھ	[illegible]
امرتسر	۳	شاہدرہ لاہور	x	خاناں والی سیاں والی	x
سونگھڑہ اڑیسہ	x	جہلم بھینی	x	کوٹ ماجرہ سیالکوٹ	x
بستی رنداں		کھیوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ	x	شاہ پور امرگڑھ گورداسپور	x
ڈیرہ غازیخاں	x	بادگیر	x	چندر کے منگولے	x
محمود آباد جہلم	x	پچھیر و چیچی	۵	ملتان	
گوبلکی گجرات	x	گجرات	x	ناصرآباد سندھ	x
کنانور مالابار	x	کوٹ قیصرانی		پنگال اڑیسہ	x
بھینی بانگر گورداسپور	x	ڈیرہ غازیخاں	x	مچوکہ سرگودھا	x
چدکوٹ کشمیر	۴	کاٹھ گڑھ ہوشیارپور	x	پشاور	۲

* آئینہ کمالات اسلام میں اللہ بخش علاقہ بند امرتسری کا نام تحریر ہے۔ اس پر عاجز نے عرض کیا کہ وہ اور اللہ بخش صاحب تھے۔ وہ اور مولا بخش صاحب کے خسر تھے۔ جو [illegible] مرحوم نے اپنے پیچھے خاندان میں قریباً ۳۰ افراد دو تے پوتیاں اور نواسے نواسیاں دینی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جب کبھی کسی سے مصافحہ کرتے [illegible] آپ بڑے خوش قسمت تھے کہ ساری عمر صراط مستقیم پر قائم رہے۔ تحریک احرار کے زمانہ میں آپ نے اپنے مکان کا بالائی حصہ جو کہ بازار کٹڑہ جیمل سنگھ میں واقعہ ہے دورالتبلیغ [illegible]

محرّرین کی ضرورت

دفتر بیت المال میں چند میٹرک پاس اچھی صحت رکھنے احمدی نوجوان محررین کی ضرورت ہے۔ خوش نویس اور حساب میں ہوشیار امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ۵۰/۳۰ روپیہ ماہوار اور ڈسٹنگ الاؤنس ۱۴/- روپیہ ماہوار دیا جائیگا۔ ایک سال کے بعد کام تسلی بخش ہونے اور رکشن کا امتحان پاس کرنے پر ۵-۲-۳۰ کے گریڈ میں مستقل کیا جائیگا۔ خواہشمند احباب ناظر بیت المال کے نام مقامی عہدیداران کی سفارش کے ساتھ اپنی اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں (ناظر بیت المال قادیان)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۵۱۳۷ منکہ بخت بیگم زوجہ مستری عبد العزیز صاحب قوم بھٹی عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چک جھٹہ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر لعبدت چاندی زیورات جو کہ ڈیڑھ سیر پختہ ہے۔ وصول ہو چکا ہے۔ ایک انام طلائی ۱/۲ تولہ میں اس جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ اس کے بھی آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ بخت بیگم موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد: مستری عبد العزیز خاوند موصیہ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

۵۹۴۷ منکہ عبد الجبار ولد مولوی احمد صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن باسر نگر ڈاکخانہ دلال پور ضلع میمن سنگھ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار ۱۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبد الجبار موصی دستخط بحروف انگریزی گواہ شد سید عزیز الرحمٰن گواہ شد سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال

۵۹۰۵ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ میجر اختر حسین ملک قوم اعوان عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پنڈوری چک بیلی خان ضلع اٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری مندرجہ ذیل جائداد ہے مہر ۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ارسال ہے نیز اس وقت ۱۳۰۰ روپیہ نقد ہے۔ زیورات طلائی ۸ تولے اور ۱۰۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: سعیدہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد: بشیر احمد خان احمدی۔ گواہ شد عبد الغفور والد موصیہ

ضروری اعلان

مسماۃ راجو بیوہ نظام دین صاحب قوم آہنگر ساکن چک ٹھٹھہ ڈاکخانہ اٹھوال ضلع گورداسپور نے ۲۸/۳/۲۲ کو ایک وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تھی۔ مسماۃ مذکورہ ۱۲/۲/۳۴ کو فوت ہو کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہو چکی ہیں۔ اب یہ معلوم کرنا ضروری ہے۔ کہ مسماۃ مذکورہ کا نزدیک یا دور کا کوئی وارث ہے یا نہیں بدیں غرض اعلان عام کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب مسماۃ مذکورہ کے وارث ہوں تو اطلاع دیں

(محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان)

204

ہندوستان کی عورتو!

اس وقت آپ کی ذمہ داری سب سے اہم ہے

ہندوستان کی خواہش ہے کہ اس وقت ہر گھروالی بیوی اپنی بہترین فطری قابلیت کو بحیثیت غذائی منتظم کے استعمال کرے۔ تمام غذا جو آپ بچا سکتی ہیں فوری طور پر آپ کے ہم وطنوں کے لئے درکار ہے جنہیں اس وقت شدید ترین غذائی کمی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت کے ذمہ دار وہ سب کچھ کر رہے ہیں جو ممکن ہے تاکہ ملک کے ہر مرد عورت اور بچے کو یہ یقین دلا سکیں کہ اس نازک صورت حال کے ختم ہونے تک اُن کے لئے زندگی بچانے کو کافی غذا موجود ہے۔ لیکن آپ بھی اس انسانی فرض میں مدد دے سکتی ہیں اپنی دعوتوں میں کمی کر دیجئے۔ اور ممکن ہو سکے تو انہیں بالکل ختم کر دیجئے۔ لیکن اگر آپ کو دعوتیں کرنا ہی ضروری ہے تو خیال رکھئے کہ اُس سے زیادہ کھانا نہ پکایا جائے جتنا کہ ضروری ہے۔ آپ چاول اور گیہوں کا صرف بھی کم کر سکتی ہیں جو چیزوں کی خاص غذا ہے اس کا بدل آپ دوسری غذائی اشیاء سے کر سکتی ہیں جیسے ترکاریاں، دودھ سے تیار شدہ چیزیں، انڈے، گوشت یا مچھلی (جو بھی آپ کی غذا بن سکتی ہوں)۔ دوسرے لوگوں کے لئے سادہ لیکن صحت مند زندگی کی ایک مثال پیش کیجئے۔ اور اپنے اہل وطن ضرورت مندوں کی شکرگزارانہ دعائیں حاصل کیجئے۔ یہی کم سے کم ہے جو آپ کر سکتی ہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۸ جون۔ امید کی جاتی ہے کہ سرکاری افسروں پر مشتمل جو عارضی حکومت مرکز میں قائم ہونے والی ہے وہ آئندہ جمعرات کو اپنا کام شروع کر دے گی۔ اس گورنمنٹ میں سرکاری عہدیداروں کے علاوہ اور کوئی ممبر نہیں ہوگا۔ وائسرائے نے موجودہ ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کو کہہ دیا ہے کہ انہیں بہت جلد اپنے فرائض سے فارغ کر دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۸ جون۔ آج مسٹر محمد علی جناح نے ایک مکتوب وائسرائے کے نام لکھا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ مستقل مفاہمت کے متعلق برطانوی سفارشات اور عارضی گورنمنٹ کے متعلق تجاویز ایک ہی سکیم کے دو حصے تھے۔ اس لئے وائسرائے کا فرض ہے کہ اگر وہ عارضی حکومت بنانا نہیں چاہتے تو پھر نمائندہ اسمبلی کا اجلاس بلانا بھی ملتوی کر دیں۔ آپ نے مزید لکھا ہے کہ عارضی حکومت کے متعلق تجاویز واپس لینا وائسرائے اور وزارتی مشن کے ان وعدوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ جو انہوں نے میرے ساتھ خط و کتابت اور گفت و شنید کے سلسلے میں کئے تھے۔

نئی دہلی ۲۹ جون۔ مسٹر پیتھک لارنس وزیر ہند اور سر سٹیفورڈ کرپس نے آج مسٹر جناح کی کوٹھی پر نصف گھنٹہ تک آپ سے الوداعی ملاقات کی۔ مشن کل تیسرے پہر دہلی سے عازم انگلستان ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۲۸ جون۔ وائسرائے ہند نے آج سردار بلدیو سنگھ سے ملاقات کی۔ اتوار کی صبح کو وائسرائے شملہ روانہ ہو جائیں گے۔

نئی دہلی ۲۸ جون۔ ہندوستان کے بڑے بڑے لیڈر جو ایک عرصہ سے دہلی میں آئے ہوئے تھے اب یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں چنانچہ گاندھی جی اور مولانا آزاد آج شام روانہ ہو جائیں گے۔ مسٹر جناح اگلے ہفتے بمبئی تشریف لے جائیں گے۔

نئی دہلی ۲۸ جون۔ امریکہ کا جو غیر سرکاری مشن غذائی صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے آیا ہے۔ آج وہ دہلی سے غذائی قلت کے علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہوگیا۔ وزیر اعظم اڑیسہ نے وفد کو اڑیسہ آنے کی بھی دعوت دی ہے۔

نئی دہلی ۲۸ جون۔ ہندوستان کے ڈاکخانوں کے ملازمین کی یونین نے مطالبہ کر رکھا ہے کہ اگر اس کے مطالبات ۱۰ جولائی تک پورے نہ کئے گئے تو وہ ۱۱ جولائی کو ہڑتال کر دے گی آج پوسٹ ماسٹر جنرل نے ایک بیان میں اپیل کی ہے کہ یہ ہڑتال خود ملازمین کے لئے بھی اور پبلک کے لئے بھی بہت پریشانی کا موجب ہوگی۔ اس لئے فی الحال ہڑتال کا ارادہ ملتوی کر دیا جائے۔ بیان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ماہ میں ڈاکخانہ کے ملازمین کے لئے بہت سی رعایتیں منظور کی گئی ہیں۔ یونین کی بقیہ شکایات پر بھی ہمدردی کے ساتھ غور کیا جا رہا ہے۔ تنخواہوں کی شرح کا سوال فیصلہ کے لئے ثالثوں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جن لوگوں کو جنگ ختم ہو جانے وجہ سے ملازمت سے علیحدہ کیا جا رہا ہے ان کے متعلق بیان میں یقین دلایا گیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۴۷ء کے بعد نئی اسامیوں کے سلسلے میں ان کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

وزیگاپٹم ۲۸ جون۔ مقامی بندرگاہ کے ملازمین نے عرصہ سے جو ہڑتال کر رکھی تھی آج افسران کی طرف سے یہ یقین دلانے پر کہ انہیں ملازمت سے الگ نہیں کیا جائیگا وہ ہڑتال ختم کر دی گئی ہے۔

لاہور ۲۸ جون۔ دیوان چمن لال کے استعفیٰ دینے سے پنجاب اسمبلی کی جو سیٹ خالی ہوئی تھی اس سے ڈاکٹر لہنا سنگھ جنرل سیکرٹری کانگرس کمیٹی پنجاب بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۸ جون۔ یکم جولائی سے آل انڈیا ریڈیو سٹیشن سے اردو زبان میں خبریں سنانے کا وقت تبدیل کر دیا گیا ہے۔ رات کو نو بجے کی بجائے سوا نو بجے خبریں نشر ہوا کریں گی۔

شملہ ۲۷ جون۔ سردار بلدیو سنگھ شملہ سے دہلی روانہ ہو گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ کانگرس کی طرف سے عارضی گورنمنٹ کی سکیم رد کئے جانے کے متعلق سکھ پنتھک بورڈ کے فیصلے کے سلسلے میں دہلی گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۷ جون۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج شام یہاں ختم ہوگیا۔ اس کا آئندہ اجلاس ۵ جولائی کو بمبئی میں ہوگا۔ ورکنگ کمیٹی کے ممبر بے ضابطہ طور پر کل صبح گاندھی جی سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

ناگپور ۲۷ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صوبائی حکومت ان تمام ریٹائر شدہ ملازمین کو جنہیں دوران جنگ دوبارہ کام پر لگایا گیا تھا۔ ایک تیس روزہ برطرفی کا نوٹس دے رہی ہے۔

یروشلم ۲۷ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہی ہوائی بیڑے کے ایک ہوائی جہاز نے ایک بحری جہاز کو جس میں یہودی سوار تھے پکڑ لیا ہے اور اسے حیفہ کی طرف لایا جا رہا ہے۔ جہاں مسافروں کو جہاز سے اتار لیا جائے گا۔

پشاور ۲۷ جون۔ نمائندہ اسمبلی کے لئے سرحدی نمائندوں کا انتخاب ۲۰ جولائی کو ہوگا امیدواروں کے کاغذات نامزدگی ۱۰ جولائی کو داخل کئے جائیں گے۔ ۲۰ جولائی کو نتائج کا اعلان ہوگا۔

نئی دہلی ۲۷ جون۔ گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم اگست سے رات کے دو بجے سے صبح ۶ بجے تک ٹرنک کال کی پوری شرح کی ایک تہائی اٹھا دی جائے۔ اس وقت ٹرنک کال کی شرح آدھی ہے۔ آئندہ ایک تہائی کر دی جائے گی۔

نئی دہلی ۲۷ جون۔ مسٹر سرت چندر بوس لیڈر کانگرس پارٹی مرکزی اسمبلی نے کل رات گاندھی جی سے دو گھنٹہ بات چیت کی جو ملک کی موجودہ سیاسی صورت حالات کے متعلق تھی۔

بمبئی ۲۷ جون۔ حکومت امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ گندم سے لدے ہوئے سات جہاز جن میں ۶۵ ہزار ٹن گندم موجود ہے ہندوستان کی طرف چل پڑے ہیں ہر ایک جہاز میں ۸ ہزار ٹن گندم ہے۔ جہاز ماہ جولائی میں ہندوستان پہنچ جائیں گے۔

لنڈن ۲۷ جون۔ بلجیم سینٹ کی کمیٹی نے حکومت سے اس امر کی سفارش کی ہے کہ بلجیم اور برطانیہ کے درمیان ایک حفاظتی معاہدہ ہو جانا چاہئیے۔ سینٹ کا خیال ہے کہ بلجیم اسی حالت میں محفوظ رہ سکتا ہے۔ اگر اس کا برطانیہ کے ساتھ سمجھوتہ ہو جائے۔ اس صورت میں وہ آئندہ جرمن حملہ سے بھی بچ سکتا ہے اور ساتھ ہی کسی دوسری بڑی طاقت کے حملہ سے بھی۔

لنڈن ۲۷ جون۔ کنزرویٹو اخبار ڈیلی میل نے لکھا ہے کہ دنیا میں خوراک کی کوئی قلت نہیں اس وقت دنیا میں اتنی خوراک ہے جتنی کہ ہمیشہ ہوتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ کنٹرول شدہ رقبوں میں قحط ہے۔ اور ہندوستان اور چین کی اس سلسلہ میں مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ مگر ہندوستان کے کئی حصوں میں فالتو اناج موجود ہے۔ کئی ملکوں میں اتنی خوراک ہے کہ لوگ کھا نہیں سکتے۔ ارجنٹائن میں گندم کی بھاری مقدار پڑی ہے۔

نئی دہلی ۲۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں جو ۶ و ۷ جولائی کو بمبئی میں منعقد ہوگا شریک ہوں گے۔

مدورا ۲۷ جون۔ مدورا میں صورت حالات نارمل صورت اختیار کر گئے ہیں۔ آج شہر میں کاروبار کھل گیا۔ احتیاط کے طور پر کرفیو آرڈر منسوخ نہیں کیا گیا۔

مدراس ۲۷ جون۔ پتہ چلا ہے حکومت مدراس نے ٹیچروں کو بنیادی تعلیم و تربیت دینے کے لئے ایک ہفت ٹریننگ سکول کھولنے کے احکام جاری کئے ہیں ۳۰ ان علاقوں کے سکولوں کے ٹیچروں کو بھی ان سکولوں میں تربیت دی جائے گی۔

اظہار افسوس

افسوس کہ ۲۷ جون کے "الفضل" میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب مبلغ اٹلی کا ایک مضمون "اشتراک الالسنہ فی دلائل عربی ام الالسنہ" کے عنوان سے شائع ہو گیا ہے جو دراصل قابل اشاعت نہ تھا۔ اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اصلاحی ارشادات اسی پرچہ میں شائع ہو رہے ہیں۔ احباب ان سے مستفیض ہوں۔

(ایڈیٹر)